ہدایۃ النحو

اشعار کی تراکیب

شعر نمبر1:

ومهفهف كالغصن قلت له انتسب

فاجاب ماقتل المحب حرام

ترجمہ:

میں نے چلاک پھرتیلے نرم ونازک ٹہنی جیسے محبوب سے کہااپنانسب بیان کر۔اس نے جواب میں کہامحب کاقتل کرناحرام نہیں۔۔

ترکیب:

(و) بمعنی رب جارہ (مھفھف) لفظاً مجرور محلاًمرفوع موصوف (ک) جارہ (الغصن) مجرور جار مجرور متعلق ثابت شبہ فعل کے ہو کر صفت موصوف صفت مل کر مبتداء (قلت) فعل ماضی اس میں (ت) ضمیر فاعل (ل) جارہ (ہ) مجرور جار مجرور متعلق قلت فعل کے فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر قول (انتسب) فعل امر اس میں (انت) ضمیر فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مقولہ قول مقولہ مل کر مبتداء کی خبر مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ۔(ف) مستانفہ (اجاب) فعل اس میں (ھو) ضمیر فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر قول (ما) مشابہ بلیس (قتل) مضاف (المحب) مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ مل کر مبتداء (حرام) خبر مبتداء خبر مل کر مقولہ قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ۔

محل استشھاد:

یہاں ما مشابہ بلیس غیر عاملہ ہے

شعر نمبر2:

انما یعرف ذالفضل من الناس ذووہ

ترجمہ:

لوگوں میں فضیلت والے ہی فضیلت والوں کو پہچانتے ہیں۔

ترکیب:

(انما) حرف حصر (یعرف) فعل (ذا) مضاف (الفضل) مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ مل کر مفعول مقدم (من) جار (الناس) مجرور جار مجرور متعلق فعل کے (ذوو) مضاف (ہ) مضاف الیہ مضاف اور مضاف مل کر فاعل مؤخر فعل اپنے فاعل مؤخر مفعول مقدم اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ۔

محل استشھاد:

یہاں (ذو) اسم ضمیر کی طرف مضاف ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شعر نمبر3:

فانالماء ماء ابی و جدی
و بئری ذوحفرت و ذو طویت

ترجمہ:

بیشک یہ پانی میرے باپ دادا کا ہے اور یہ کنواں جس کو میں نے کھودا ہے اور برابر کیا ہے۔

ترکیب:

(ف) زائدہ (ان) حروف مشبہ بالفعل (الماء) اسم (ماء) مضاف (ابی) معطوف علیہ (و) عاطفہ (جدی) معطوف۔ معطوف علیہ اور معطوف مل کر ماء کا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر ان کی خبر ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (و) زائدہ (بیئر) مضاف (ی) مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء۔ (ذو) اسم موصول (حفرت) فعل اس میں (ت) فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ۔ موصول صلہ مل کر معطوف علیہ۔ (و) عاطفہ (ذو) اسم موصول (طویت) فعل اس میں (ت) فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ۔ موصول صلہ مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اور معطوف مل کر خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

محل استشهاد:

ذو حفرت اور ذوطویت میں بمعنی الذی اسم موصول ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شعر نمبر4:

اما ترى حيث سهيل طالعاً۔

ترجمہ:

کیاتم نے سہیل کو دیکھااس حال میں کہ وہ طلوع ہو رہا تھا۔

ترکیب:

(اما) حرف حصر (ترى) فعل اس میں (انت) فاعل (حیث) مضاف (سہیل)

ذوالحال (طالعا) حال۔ذوالحال اور حال مل کر حیث کا مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ

مل مفعول فیہ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ۔

محل استشہاد:

یہاں حیث ظرف مکان کے معنی میں استعمال ہوا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شعر نمبر5:

جیاد بنی ابی بکر تسامی۔
علی کان المسومۃ العراب۔

ترجمہ:

بے شک یہ گھوڑے میرے بیٹے ابو بکر کے ہیں۔ جو بلند تر ہے عربی گھوڑوں کی تیز رفتار سے۔

ترکیب:

(جیاد) مضاف (ابنی) مبدل منہ (ابی) مضاف (بکر) مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ مل کر بدل مبدل منہ اور بدل مل کر جیاد مضاف کا مضاف الیہ، مضاف اور مضاف مل کر مبتداء (تسامی) فعل اس میں (ھی) فاعل (علی) جار (کان) زائدہ (المسومۃ) موصوف (العراب) صفت موصوف صفت مل کر علی جار کا مجرور جار مجرور متعلق تسامی فعل کے فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مبتداء کی خبر مبتداء اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

محل استشھاد:

یہاں کان ناقصہ زائدہ ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شعر نمبر6:

فلا والله لا یبقی اناس

فتی حتاک یا ابن ابی ذیاد

ترجمہ:

پس اللہ کی قسم لوگوں میں کوئی جوان باقی نہیں رہے گا یہاں تک کہ اے ابو زیاد کے بیٹے تو بھی۔

ترکیب:

(ف)عاطفہ (لا)نافیہ (و) جار برائے قسم (اللہ) مجرور جار مجرور متعلق (اقسم) فعل کے اس میں (انا) فاعل فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر قسم (لا) برائے نفی (یبقی) فعل (اناس) مبدل منہ (فتی) بدل مبدل منہ اور بدل مل کر فعل کا فاعل (حتی) جارہ (ک) مجرور جا مجرور متعلق فعل کے فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جواب قسم، قسم اور جواب قسم مل کر جملہ فعلیہ قسمیہ۔ (یا) حرف نداء قائم مقام ادعو فعل کے ادعو میں (انا) فاعل (ابن) مضاف (ابی) مضاف (زیاد) مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ مل کر ابن مضاف کا مضاف الیہ، مضاف اور مضاف الیہ مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ۔

محل استشهاد:

یہاں (حتی) جارہ (ک) ضمیر پر داخل ہوا ہے

شعر نمبر 7:

للہ یبقی علی الایام ذوحید

بمشمخر بہ الظیان و الانس

ترجمہ:

قسم ہے خدا کی باقی نہیں رہے گی دنوں کے گزر جانے پر جنگلی سینگوں والی بکری ایسے پہاڑوں پر جس پر خوشبودار گھاس اور گل ریحان ہے۔

ترکیب:

(ل) جار لفظ اللہ مجرور جامجرور متعلق (اقسم) فعل کے اس میں (انا) فاعل فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر قسم (یبقی) فعل (علی) جار (الام) مجرور جار مجرور متعلق فعل کے (ذو) مضاف (حید) مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ مل کر فاعل (ب) جار (مشمخر) موصوف (ب) جار (ہ) مجرور جار مجرور متعلق ثابت شبہ فعل کے ہو کر خبر مقدم (الظیان) معطوف علیہ (و) عاطفہ (الاس) معطوف معطوف علیہ اور معطوف مل کر مبتداء مؤخر مبتداء مؤخر اور خبر مقدم مل کر موصوف کی صفت موصوف اور صفت مل کر (ب) جار کا مجرور جار مجرور متعلق فعل کے فعل اپنے فاعل اور متعلقین سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب قسم۔ قسم اور جواب قسم مل کر جملہ فعلیہ قسمیہ۔

محل استشھاد:

یہاں (ل) قسمیہ تعجب کے معنی میں ہے۔

* *

شعر نمبر8:

وبلدة ليس بها انيس

الا اليعافير و الا العيس

ترجمہ:

اور کتنے ایسے شہر ہیں کہ نہ ہو وہاں کوئی دوست و مددگار سواء گائیں اور اونٹ کے۔

ترکیب:

(و) جار (بلدۃ) موصوف (لیس) افعال ناقصہ (ب) جار (ہ) مجرور جار مجرور متعلق ثابتاًشبہ فعل کے ہو کر خبر مقدم (انیس) مستثنیٰ منہ (الا) استثناء (الیعافیر) پھر مستثنیٰ منہ (والا) حرف استثناء (العیس) مستثنیٰ مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ مل کر پہلے مستثنیٰ منہ کا مستثنیٰ مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ مل کر (لیس) کا اسم مؤخر لیس اپنی خبر مقدم اور اسم مؤخر سے مل کر جملہ فعلیہ ناقصہ ہر کر جار کا مجرور جار مجرور متعلق (وطیت) فعل کے وطیت میں ت ضمیر فاعل فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ۔

محل استشهاد:

یہاں واؤ رب جارہ ہے جس سے کلام کی ابتداء کی گئی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شعر نمبر9:

احب الصالحین و لست منهم

لعل اللہ یرزقنی صلاحاً

ترجمہ:

میں نیک لوگوں کو پسند کرتا ہوں اور میں ان میں سے نہیں ہوں شاید اللہ مجھے نیکی کی توفیق دے۔

ترکیب:

(احب) فعل اس میں (انا) فاعل (الصالحین) مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ۔(و) زائدہ (لست) افعال ناقصہ (ت) اس کا اسم (من) جار (ھم) مجرور جار مجرور متعلق ثابتا شبہ فعل کے ہو کر لیس کی خبر لیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ناقصہ۔(لعل) حروف مشبہ بالفعل لفظ اللہ اس کا اسم (یرزق) فعل (ھو) ضمیر فاعل (ن) وقایہ (ی) ضمیر مفعول اول (صلاحا) مفعول ثانی فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر لعل کی خبر لعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

محل استشھاد:

یہاں لعل ترجی کے لیے آیا ہے اور ترجی کسی موجود چیز کی توقع کرنا ترجی امر موجود کے لیے بولا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شعر نمبر10:

یسر المرء ما ذهب اللیالی
وکان ذھابھن لہ ذھابا

ترجمہ:

راتوں کا گزر جانا انسان کو مسرور کرتا ہے حالانکہ ان کا گزر جانا خود اس کا اپنا چلا جانا ہے۔

ترکیب:

(یسر) فعل مجہول (المرء) مفعول (ما) مصدریہ (ذھب) فعل (اللیالی) فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر بتاویل مصدر ہو کر یسر کا نائب الفاعل فعل اپنے نائب الفاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ۔

(کان) افعال ناقصہ (ذھابھن) کان کا اسم (ل) جارہ (ہ) مجرور جار مجرور متعلق ذھابھن کے (ذھابا) خبر کان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

محل استشھاد:

یہاں (ما) مصدریہ استعمال ہوا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شعر نمبر 11:

افد الترحل غیر ان رکابتا

لما تذل بر حالنا و کان قدن۔

ترجمہ:

روانگی کا وقت آگیا ہے ہمارے اونٹ جن پر ہم سفر کریں گے روانہ نہیں ہوئے کجاوؤں کے ساتھ گویا کہ شان یہ ہے کہ وہ ہمارے کجاوے کو لے گے یعنی روانگی کا وقت قریب ترین ہے۔

ترکیب:

(افد) فعل (الترحل) فاعل (غیر) مضاف (ان) حروف مشبہ بالفعل (رکاب) مضاف (نا) مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ مل کر ان کا اسم (لما) حروف نفی (تزل) فعل اس میں (ھی) فاعل (با) حرف جارہ (رحالنا) مجرور جار مجرور متعلق فعل کے فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر (غیر) کا مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ مل کر (افد) کا مفعول فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ۔(و) زائدہ (کان) مخففہ مشبہ بالفعل (ھو) اس کا اسم (قد) برائے تحقیق (زالت) فعل اس میں (ھی) فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر (کان) کی خبر کان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ۔

محل استشھاد:

حروف توقع قد کے بعد قرینہ کی وجہ سے فعل کو حذف رکھا گیا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شعر نمبر12:

انا ابن التارک البکری بشر

علیہ الطیر ترقبہ و قوعا

ترجمہ:

میں تارک بکری کا بیٹا ہوں جس کا دوسرا نام بشر ہے پرندے جس کے گرنے کا انتظار کر رہے ہیں۔

ترکیب:

(انا) مبتداء (ابن) مضاف (التارک) مصدر مضاف (البکری) عطف بیان (بشر) کا بشر اپنے عطف بیان سے مل کر التارک کا مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ مل کر ابن مضاف کا مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ مل کر (انا) مبتداء کی خبر مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر پھر مبتداء (علی) جار (ہ) مجرور جار مجرور متعلق آنے والے فعل کے (الطیر) ذوالحال (ترقب) فعل (ہ) مفعول (وقوعا) حال حال اور ذوالحال مل کر فعل کا فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مبتداء کی خبر مبتداء خبر مل کر مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

محل استشهاد:

یہاں البکری عطف بیان ہے بشر کا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شعر نمبر13:

اما والذی ابکی و اضحک والذی

امات و احیی والذی امرہ الامر

ترجمہ:

آگاہ ہو جا قسم ہے اس ذات کی جو رولاتا ہے اور ہنساتا ہے اور اس ذات کی قسم جو مارتا ہے اور زندہ کرتا ہے اور قسم ہے اس ذات کی جس کا حکم حقیقت میں حکم ہے۔

ترکیب:

(اما) حرف تنبیہ (و) قسمیہ جارہ (الذی) اسم موصول (ابکی) فعل اس میں (ھو) فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ (و) عاطفہ (اضحک) فعل اس میں (ھو) فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف معطوف علیہ اور معطوف مل کر موصول کا صلہ، موصول صلہ مل کر معطوف علیہ، (و) عاطفہ (الذی) اسم موصول (امات) فعل اس میں (ھو) ضمیر فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ (و) عاطفہ (احیی) فعل اس میں (ھو) ضمیر فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اور معطوف مل کر موصول کا صلہ، موصول صلہ مل کر معطوف اول، (و) عاطفہ (الذی) اسم موصول (الامر) مضاف (ہ) مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر موصوف، (الامر) صفت موصوف صفت مل کر موصول کا صلہ موصول صلہ مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر جملہ عاطفہ ہو کر جار کا مجرور جار مجرور متعلق (اقسم) فعل کے اقسم فعل میں (انا) ضمیر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ۔

محل استشهاد:

(اما) حرف تنبیہ ہے جس کا اعراب میں کوئی محل نہیں ہے